

تصادم کا آغاز ہوا۔ بانڈی پورہ B.S.F کے کیمپ پر مجاہدین نے حملہ کر کے S.P اور D.I.G سمیت 12 افراد کو ہلاک کر دیا۔

24-10-1947 جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے آزاد ریاست جموں و کشمیر کی انقلابی حکومت کا اعلان کر دیا اور ڈیڑھ سال تک یہ کشمکش جاری رہی۔

2-11-1947 بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے آل انڈیا ریڈیو سے اعلان کیا: ”ہمارے مشترکہ اعلامیے کے مطابق کشمیر کی قسمت کا فیصلہ ریاست کے لوگ کریں گے۔ ہمارے اس وعدے کی حمایت کشمیری عوام سمیت ساری دنیائے کی ہے، اور خود مہاراجہ کشمیر نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔ ہمارے لئے اس وعدے سے منحرف ہونا ممکن نہیں۔ جو نئی ریاست میں از سر نو امن قائم ہوگا، ہم اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کرائیں گے۔

بھارت نے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے شیخ محمد عبداللہ کو ایمر جنسی ایڈمنسٹریشن کا سربراہ بنایا تھا۔ جس سے کشمیر میں 2 متوازی حکومتیں قائم ہوئیں، لیکن رفتہ رفتہ شیخ کا اثر و رسوخ بڑھنے لگا۔ حریت پسند اس پر قانع نہ ہوئے اور جنگ آزادی جاری رہی۔ جب مجاہدین سرینگر کے ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے ہی والے تھے۔ مہاراجہ ہری سنگھ اپنا دربار سمیت کراچی اپنی مہارانی تارا دیوی اور مہاراجہ راجگمار کرن سنگھ کے ہمراہ بھاگ کر جموں میں پناہ لے چکا تھا۔

اس وقت ہری سنگھ ہی نے معصوب ہندو جج مہر چند مہاجن کو وزیر اعظم مقرر کروایا۔ اور اس نے جموں میں مسلم کش کارروائیاں تیز کر دیں۔

ڈگیا نہ کیمپ میں 10,000 سے زیادہ مسلمان پناہ گزین تھے، مہر چند انہیں جموں منتقل کرنے کا سخت مخالف تھا۔

17-11-1947 شیخ عبداللہ نے ہری سنگھ اور مہاجن کے علی الرغم ڈگیا نہ کیمپ کا دورہ کیا، اور پناہ گزینوں کو جموں منتقل کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت انکے ماتھے پر غداری کا کٹنگ نمایاں نہ تھا۔



(جاری ہے)

اسلام اور سائنس

محکمہ موسیقی کلیم بلخاری

سائنسی لحاظ سے روزے کے فوائد:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامَ مَسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَإِن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (البقرة ۱۸۳، ۱۸۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروکاروں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو۔ چند مقرر دنوں کے روزے ہیں، اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لو۔ جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ اور جو اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو تو تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ روزہ ہی رکھیں۔“

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ مشکلات کے باوجود بھی روزہ رکھنا انسان کے لئے مفید اور بہتر ہے۔ اس مضمون میں فرضیت روزہ کا طبی نقطہ نگاہ سے مطالعہ کیا جائے گا۔ آیت کے مطابق روزہ ایک بے حد اچھی چیز ہے، جس سے بہت سے جسمانی و روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے علم طب نے ترقی کی اس حقیقت کا ہر تاج علم حاصل ہوا، کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے اسی وجہ سے آیت کریمہ کا آخری حصہ یہ کہتا ہے ”اگر تم سمجھتے ہوں۔“ آئیے اب ہم سائنسی تناظر میں دیکھیں کہ کس طرح روزہ ہماری صحت مندی میں مدد دیتا ہے۔

(الف) روزہ کا نظام ہضم پر اثر:

نظام ہضم آپس میں ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہے۔ اہم اعضاء منہ، جڑے، لعانی غدود، زبان، گلا، مقوی نالی، معدہ، بارہ انگشت، آنت، جگر اور لبلبہ اس نظام کے حصے ہیں۔ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹری جیسے مربوط نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے۔ اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ

چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے گھس جاتا ہے۔

روزہ اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے۔ درحقیقت اسکا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کھانا ہضم کرنے کے علاوہ 15 مزید اعمال بھی کرتا ہے۔ اس طرح تھکان کا شکار رہتا ہے۔ اسی وجہ سے صفراء کی رطوبت جس کا مناسب اخراج ہاضمہ کے لئے ضروری ہوتا ہے، کے نظام میں خرابی مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتی ہے۔ اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

دوسری طرف روزہ کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک مسلسل آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزہ کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر خوراک بھی معدے میں پہنچ جائے تو نظام ہضم کا پورا سسٹم اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ اور جگر بھی فوراً مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ جدید دور کا انسان جو اپنی زندگی کا بڑا قدر دان ہے، متعدد طبی معائینوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن اگر جگر کے خلیے کو قوت گویائی حاصل ہوتی تو وہ انسان سے کہتا "تم مجھ پر عظیم احسان صرف روزے کے ذریعے کر سکتے ہو۔"

جگر پر روزہ کی ایک برکت خون کے کیمیائی عمل پر اس کی اثر اندازی ہے۔ جگر کا انتہائی پیچیدہ کام غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان توازن قائم رکھنا ہے۔ روزے کے دوران جگر اپنی توانائی بخش غذا کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبن (globulin) کی پیداوار پر صرف کر سکتا ہے۔ جو جسم کی قوت مدافعت کو تقویت دیتا ہے۔ روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے، اس تحفے کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی۔

(ب) روزے کے دوران خون پر فائدہ مند اثرات:

دن میں روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہ دل کو انتہائی فائدہ مند اثر پہنچاتی ہے۔ یہ زیادہ اہم بات ہے کہ سیلوں کے درمیان (intercellular) مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے پٹھوں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر دباؤ دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ دوران روزہ (diastolic pressure) ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے۔ مزید برآں، آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ یا (Hypertension) کا شکار رہتا ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے بطور خاص ڈائسٹالک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔

روزے کا سب سے اہم اثر یہ ہے کہ شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء جمنے نہیں پاتے۔ اس طرح